سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ

یہ بھی مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی چار رکوع اور پینتیس آیات پر مشتمل ہے

رکوع نمبر ۱ — آیات ۱ تا ۱۰ — حٰمٓ ۲۶/۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
حٰمٓ ۞ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۞
مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا
مُعْرِضُوْنَ ۞
قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ
اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ
بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ
عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۞
وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۞
وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ
كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۞
وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا
سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ؕ ۞

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
حٰمٓ (۱) یہ کتاب خدائے غالب (اور) حکمت والے کی
طرف سے نازل ہوئی ہے (۲)
ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں میں ہے
مبنی برحکمت اور ایک وقت مقرر تک کے لئے پیدا
کیا ہے۔ اور کافروں کو جس چیز کی نصیحت کی جاتی ہے
اُس سے مُنہ پھیر لیتے ہیں (۳)
کہو کہ بھلا تم نے اُن چیزوں کو دیکھا ہے جن کو تم خدا کے سوا
پکارتے ہو (ذرا) مجھے بھی تو دکھاؤ کہ اُنہوں نے زمین میں
کونسی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں میں اُن کی شرکت ہے۔ اگر سچے ہو
تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب میرے پاس لاؤ۔ یا علم (انبیاء میں)
سے کچھ (منقول) چلا آتا ہو تو اُسے پیش کرو (۴)
اور اس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو ایسے کو پکارے
جو قیامت تک اُسے جواب نہ دے سکے اور ان کو ان کے
پکارنے ہی کی خبر نہ ہو (۵)
اور جب لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ اُن کے دشمن ہونگے
اور اُن کی پرستش سے انکار کریں گے (۶)
اور جب اُن کے سامنے ہماری کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں
تو کافر حق کے بارے میں جب ان کے پاس آ چکا کہتے ہیں
کہ یہ تو صریح جادو ہے (۷)

THE WIND-CURVED SANDHILLS

Revealed at Makkah

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Hâ. Mîm.[1]
2. The revelation of the Scripture is from Allah the Mighty, the Wise.
3. We created not the heavens and the earth and all that is between them save with truth, and for a term appointed. But those who disbelieve turn away from that whereof they are warned.
4. Say (unto them, O Muhammad): Have ye thought on all that ye invoke beside Allah? Show me what they have created of the earth. Or have they any portion in the heavens? Bring me a Scripture before this (Scripture), or some vestige of knowledge (in support of what ye say), if ye are truthful.
5. And who is further astray than those who, instead of Allah, pray unto such as hear not their prayer until the Day of Resurrection, and are unconscious of their prayer,
6. And when mankind are gathered (to the Judgment) will become enemies for them, and will become deniers of having been worshipped.
7. And when Our clear revelations are recited unto them, those who disbelieve say of the Truth when it reacheth them: This is mere magic.

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا
تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا
تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَ
بَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٨﴾
قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي
مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا
يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٩﴾
قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَ
كَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي
إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۖ
إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠﴾ ع

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اسکو از خود بنا لیا ہے؟ کہہ دو کہ اگر میں نے اسکو
اپنی طرف سے بنایا ہو تو تم خدا کے سامنے میرے (بچاؤ کے) لئے کچھ اختیار نہیں رکھتے
وہ اس گفتگو کو خوب جانتا ہے جو تم اسکے بارے میں کرتے ہو وہی میرے
اور تمہارے درمیان گواہ کافی ہے۔ اور وہ بخشنے والا مہربان ہے ﴿٨﴾
کہہ دو کہ میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آیا۔ اور میں نہیں جانتا کہ میرے
ساتھ کیا سلوک کیا جائیگا اور تمہارے ساتھ کیا (کیا جائیگا) میں تو
اسی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی آتی ہے اور میرا کام تو علانیہ ہدایت کرنا ہے ﴿٩﴾
کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ (قرآن) خدا کی طرف سے ہو اور تم نے اس سے
انکار کیا اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ اسی طرح کی ایک (کتاب) کی
گواہی دے چکا اور ایمان لے آیا اور تم نے سرکشی کی (تو تمہارے ظالم
ہونے میں کیا شک ہے) بیشک خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ﴿١٠﴾

8. Or say they: He hath invented it? Say (O Muhammad): If I have invented it, still ye have no power to support me against Allah. He is best aware of what ye say among yourselves concerning it. He sufficeth for a witness between me and you. And He is the Forgiving, the Merciful.

9. Say: I am no new thing among the messengers (of Allah), nor know I what will be done with me or with you. I do but follow that which is inspired in me, and I am but a plain warner.

10. Bethink ye: If it is from Allah and ye disbelieve therein and a witness of the Children of Israel[2] hath already testified to the like thereof and hath believed, and ye are too proud (what plight is yours)? Lo! Allah guideth not wrongdoing folk.

اسرار و معارف

حٰمٓ۔ اللہ کی طرف سے یہ عظیم کتاب نازل کی گئی ہے جو غالب ہے جو چاہے کر سکتا ہے مگر اس کی حکمت ہے کہ لوگوں کو مہلت عطا فرمائی اور ہدایت کے لیے کتاب عطا فرمائی جسے اللہ کے رسول برحق نے بنی آدم کو پہنچایا۔ اور جس نے دلائل مہیا فرما دیئے کہ ہم نے ارض و سما کو اور ان میں جو کچھ ہے سب کو ٹھیک اور انصاف پر پیدا فرمایا اور اس کا نتیجہ یقینی ہے یعنی سب کچھ خود تقاضے کرتا ہے کہ آخر کو ایک روز نتیجے پر پہنچے ورنہ حق کے تقاضے پورے نہیں ہو سکتے۔ اور جو لوگ انکار کرتے ہیں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں بلکہ جب آخرت کے ہولناک عذابوں سے بچنے کے لیے کہا جائے تو محض منہ پھیر کے چل دیتے ہیں ان سے کہیے کہ اللہ کے علاوہ جن کو تم پکارتے ہو جن کی عبادت کر کے ان سے نفع و نقصان کا اندیشہ رکھتے ہو ذرا یہ تو دکھا کہ انہوں نے زمین میں کیا کچھ پیدا کیا ہے یا ان کی کوئی آسمان میں شراکت ہے اگر عقلاً ثابت نہیں کر سکتے تو کسی پہلی کتاب سے ثابت کر دو کہ کسی بھی آسمانی کتاب میں اس کی کوئی دلیل ہو یا کسی اللہ کے نبی اور رسول کے قول سے یہ ثابت ہو سکتا ہو تو بتاؤ تمہارے دعوے میں کیا صداقت ہے۔

دلائل کی تین اقسام

دلائل کی تین قسمیں ہیں اول کتب سماوی کہ اللہ نے بات کسی کتاب میں نازل فرمائی ہو یا أَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ۔ کوئی علمی اثر یا ذخیرہ یقیناً

اس بارے میں وہی علم معتبر ہوگا جو کسی نبی سے منقول ہو اور یا پھر عقلاً ثابت کیا جائے جب کفار اپنی بات ان تینوں طریقوں سے ثابت نہیں کر سکتے تو جو کچھ وہ کر رہے ہیں اس سے بڑی گمراہی تو کوئی ہو نہیں سکتی کہ اللہ کو چھوڑ کر جن معبودانِ باطلہ کو یہ پکارتے ہیں وہ تو قیامت تک بھی ان کی پکار سن ہی نہیں سکتے بلکہ انہیں یہ بھی خبر نہیں کہ کوئی انہیں پکار رہا ہے اور جب قیامت قائم ہوگی تو وہ بجائے دوست ان کے دشمن ثابت ہوں گے اور ان کے عبادت کرنے کا انکار کر دیں گے۔ آج جب ان پر اللہ کی واضح آیات پیش کی جاتی ہیں اور ان کفار کے سامنے جب حق کی بات کی جاتی ہے تو کہہ دیتے ہیں یہ تو جادو ہے صاف پتہ چل رہا ہے یا پھر کہتے ہیں کہ آپ نے از خود یہ باتیں جوڑ کر اللہ پر بہتان باندھا ہے ان سے کہیے کہ اگر میں نے معاذ اللہ بہتان باندھا ہے تو تم مجھے اللہ سے نہیں بچا سکتے کہ میں تمہاری خاطر اللہ پر بہتان باندھوں کہ یہ قانون ہے نبوت کا جھوٹا مدعی ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے اللہ کریم اس بات پر مہلت نہیں دیتے کہ مخلوق کی گمراہی کا سبب بنتا رہے اور جب آپ

کذاب ہمیشہ خوار ہوتا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر آن نصرت الٰہی حاصل ہے اور آپ کے دشمن خوار ہو رہے ہیں تو یہ نبوت و صداقت کی بہت بڑی دلیل ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو اور جن باتوں میں لگے ہو وہ بھی اللہ سے چھپی نہیں ہیں میرے اور تمہارے درمیان وہی بہتر گواہ ہے کہ اگر تم کہو ہم بھی ہلاک تو نہیں ہوئے لہٰذا ہم سچے ہیں تو یہ درست نہیں کہ اللہ کی کتاب تمہارے عقائد باطلہ کو رد فرما رہی ہے ہاں یہ الگ بات کہ اگر توبہ کر لو تو وہ بخشنے والا ہے اور معاف کر دینے والا ہے اور وہ رحیم ہے کہ کافر بھی اس کی رحمت عامہ سے اپنے کفر کے باوجود حیاتِ دنیا سے فائدہ اٹھاتا ہے آپ فرما دیجیے کہ میں کوئی پہلا رسول نہیں ہوں یا یہ کوئی عجیب بات نہیں مجھ سے پہلے اللہ کے نبی اور رسول تشریف لائے یہ حقیقت تم خوب جانتے ہو اور نہ ہی میرا غیب دانی کا دعویٰ ہے کہ میں اپنی طرف سے کچھ کہہ دوں کہ میرے ساتھ کیا ہوگا اور تمہارا انجام کیا ہوگا بلکہ یہ سب کچھ جو میں کہتا ہوں اللہ کریم وحی کر کے مجھے بتلاتے ہیں اور میرا منصب یہ ہے کہ میں تمہیں آنے والے مشکل وقت سے بروقت مطلع کر دوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور علم غیب

یہ مسئلہ بڑا معرکوں میں بیان کیا جاتا ہے حالانکہ علماءِ حق کے نزدیک ایسا کہنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہ جانتے تھے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو موضوعِ بحث بنانا ہرگز ہرگز جائز نہیں اور سوءِ ادب سے ایمان ضائع ہونے کا خطرہ ہے یہ حق ہے کہ

آپ ذات وصفات میں اللہ کے شریک نہیں نہ کوئی اور ہے اور جس قدر علوم مخلوق کو عطا ہوئے ان سب سے
زیادہ آپ ﷺ کو عطا ہوئے یہاں جو ارشاد ہُوا اس کا مفہوم بھی یہی ہے میرا یہ دعویٰ نہیں کہ میں غیب دان
ہوں یہ تو میں اپنے بارے بھی نہیں کہتا کہ کل کیا پیش آئے ہاں وہ سب کہتا ہوں جس کا علم اللہ عطا فرماتا ہے ان
سے کہیے دیکھ لو کہ اگر یہ قرآن مِن جانبِ اللہ ہے اور تم اس کا انکار کر رہے ہو تو انجام کیا ہوگا اور یہ یقیناً ہے کہ عقلاً
اور نقلاً بھی ثابت ہو چکا اور بنی اسرائیل میں طبعِ سلیم رکھنے والے علما بھی جو پہلی کتابوں کا علم رکھتے تھے ایمان لے آئے
اور اس کی صداقت پہ شہادت دے رہے اور تم باوجود اپنی جہالت اور بے علمی کے محض اکڑ رہے ہو اور تکبّر کر کے
اس کا انکار کر رہے ہو تو اس کی سزا بڑی سخت ہے کہ ایسے ظالموں کو اللہ ہدایت سے محروم فرما دیتے ہیں۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۱۱ تا ۲۰ حٰمٓ ۲۶/۲

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ
كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۚ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا
بِهِ فَسَيَقُولُونَ هَٰذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ ﴿۱۱﴾
وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ
وَهَٰذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنذِرَ
الَّذِينَ ظَلَمُوا وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ ﴿۱۲﴾
إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۱۳﴾
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا ج
جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۴﴾
وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ
حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ
وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ
إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً
قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ
الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ

اور کافر مومنوں سے کہتے ہیں کہ اگر یہ (دین) کچھ بہتر ہوتا تو یہ لوگ
اُس کی طرف ہم سے پہلے نہ دوڑ پڑتے۔ اور جب وہ اس سے ہدایت یاب
نہ ہوئے تو اب کہیں گے کہ یہ پُرانا جھُوٹ ہے ﴿۱۱﴾
اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب تھی (لوگوں کیلئے) رہنما اور رحمت۔ اور یہ
کتاب عربی زبان میں ہے اُسی کی تصدیق کرنے والی تاکہ ظالموں
کو ڈرائے۔ اور نیکوکاروں کو خوشخبری سُنائے ﴿۱۲﴾
جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ اس پر قائم رہے
تو ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے ﴿۱۳﴾
یہی اہلِ جنت ہیں کہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ (یہ) اس کا
بدلہ (ہے) جو وہ کیا کرتے تھے ﴿۱۴﴾
اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا۔
اُس کی ماں نے اُس کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف ہی سے جنا
اور اُس کا پیٹ میں رہنا اور دُودھ چھوڑنا ڈھائی برس میں ہوتا ہے۔
یہاں تک کہ جب خوب جوان ہوتا اور چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے
تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ تُو نے جو احسان
مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیے ہیں اُن کا شکر گزار ہوں اور

11. And those who disbelieve say of those who believe: If it had been (any) good, they would not have been before us in attaining it. And since they will not be guided by it, they say: This is an ancient lie;

12. When before it there was the Scripture of Moses, an example and a mercy; and this is a confirming Scripture in the Arabic language, that it may warn those who do wrong and bring good tidings for the righteous.

13. Lo! those who say: Our Lord is Allah, and thereafter walk aright, there shall no fear come upon them neither shall they grieve.

14. Such are rightful owners of the Garden, immortal therein, as a reward for what they used to do.

15. And We have commended unto man kindness toward parents. His mother beareth him with reluctance, and bringeth him forth with reluctance, and the bearing of him and the weaning of him is thirty months, till, when he attaineth full strength and reacheth forty years, he saith: My Lord! Arouse me that I may give thanks for the favour wherewith Thou hast favoured me and my parents, and that I may do right acceptable unto Thee. And be gra-

أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۚ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾

یہ کہ نیک عمل کروں جن کو تُو پسند کرے. اور میرے لئے میری اولاد میں اصلاح (وتقویٰ) دے. مَیں تیری طرف رجوع کرتا ہُوں اور میں فرمانبرداروں میں ہُوں ﴿۱۵﴾

cious unto me in the matter of my seed. Lo! I have turned unto Thee repentant, and lo! I am of those who surrender (unto Thee).

أُولٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾

یہی لوگ ہیں جن کے اعمال نیک ہم قبول کریں گے اور اُنکے گناہوں سے درگزر فرمائیں گے (اور یہی) اہل جنت میں ہونگے (یہ) سچّا وعدہ (ہے) جو اُن سے کیا جاتا تھا ﴿۱۶﴾

16. Those are they from whom We accept the best of what they do, and overlook their evil deeds. (They are) among the owners of the Garden. This is the true promise which they were promised (in the world).

وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللّٰهَ وَيْلَكَ آمِنْ ۖ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُولُ مَا هٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾

اور جس شخص نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ اُف اُف! تم مجھے یہ بتاتے ہو کہ میں (زمین سے) نکالا جاؤں گا حالانکہ بہت سے لوگ مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں. اور وہ دونوں خدا کی جناب میں فریاد کرتے (ہوئے کہتے) تھے کہ کمبخت ایمان لا. خدا کا وعدہ سچّا ہے. تو کہنے لگا یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ﴿۱۷﴾

17. And whoso saith unto his parents: Fie upon you both! Do ye threaten me that I shall be brought forth (again) when generations before me have passed away? And they twain cry unto Allah for help (and say): Woe unto thee! Believe! Lo! the promise of Allah is true. But he saith: This is naught save fables of the men of old!

أُولٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خٰسِرِينَ ﴿١٨﴾

یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں جنّوں اور انسانوں کی (دوسری) اُمتوں میں سے جو ان سے پہلے گزر چکیں عذاب کا وعدہ تحقیق ہوگیا. بے شک وہ نقصان اٹھانے والے تھے ﴿۱۸﴾

18. Such are those on whom the Word concerning nations of the Jinn and mankind which have passed away before them hath effect. Lo! they are the losers.

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾

اور لوگوں نے جیسے عمل کئے ہونگے اُنکے مطابق سب کے درجے ہونگے (غرض یہ) کہ اُنکو اُنکے اعمال کا پُورا بدلہ دے اور اُن کا نقصان نہ کیا جائے ﴿۱۹﴾

19. And for all there will be ranks from what they do that He may pay them for their deeds! and they will not be wronged.

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ۖ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾ ع

اور جس دن کافر دوزخ کے سامنے کئے جائیں گے (تو کہا جائے گا کہ) تم اپنی دنیا کی زندگی میں لذتیں حاصل کر چکے اور اُن سے متمتع ہو چکے سو آج تم کو ذلت کا عذاب ہے (یہ) اس کی سزا ہے، کہ تم زمین میں ناحق غرور کیا کرتے تھے. اور اس کی کہ بدکرداری کرتے تھے ﴿۲۰﴾

20. And on the Day when those who disbelieve are exposed to the Fire (it will be said): Ye squandered your good things in the life of the world and sought comfort therein. Now this Day ye are rewarded with the doom of ignominy because ye were disdainful in the land without a right, and because ye used to transgress.

اسرار و معارف

اور اپنی بڑائی کا غرور اس بات میں مبتلا کر دیتا ہے کہ انسان اپنی پسند ہی کو معیار قرار دے دیتا ہے جس طرح ان کفار کا حال ہے کہ اگر دینِ اسلام حق ہوتا اور اس میں بھلائی ہوتی تو ہم اس کو قبول کرتے ان غریب لوگوں کو ہم

سے پہلے ایمان لانے کا موقع نہ ملا یعنی جیسے ہم دنیا کمانے میں ان سے بہتر ہیں گویا ہر بہتری ہمارے ہی لیے ہے اور جب خود انہیں ہدایت نصیب نہیں ہوتی تو کہتے ہیں کہ یہ قدیمی مضامین اور پرانی باتوں کی طرح ایک جھوٹی بات ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے بھی حق ہی نازل ہوا تھا مثلاً تورات کہ موسیٰ علیہ السلام کو عطا ہوئی تو قومِ موسیٰ کے لیے ہدایت اور ہزاروں رحمتوں کا باعث تھی کہ آخرت کے ساتھ ان کی دنیا کی کامیابی بھی اللہ کی بہت بڑی رحمت تھی۔ یہ کتاب جو واضح عربی زبان میں ہے بھی اس کی تصدیق کرتی ہے اور خود اس کا نزول اس کی پیشگوئی کو سچا ثابت کرتا ہے یہ کتاب ظالموں اور کفار کو کفر کے انجام بد سے خبردار کر رہی ہے اور خوشخبری ہے اُن لوگوں کے لیے جو خلوص سے اللہ پر

محسنین اور ان کی تعریف

ایمان لا کر اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے اللہ کو اپنا رب مانا اور پورے خلوص کے ساتھ اپنی تمام امیدیں اس کی ذات سے وابستہ کر دیں پھر عمر بھر ایمان و عمل پر استقامت کا مظاہرہ کیا یعنی اس پر جمے رہے ایسے لوگوں کو نہ عذاب کا ڈر اور خطرہ ہوگا اور نہ دنیا کے چھوٹنے کا افسوس بلکہ وہ تو خوش و خرم جنت میں داخل ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ ان کے ایمان و عمل پر اللہ کا احسان ہوگا اور اس کی جزا ہوگی ہم نے حقوق اللہ کے ساتھ بنی آدم کو حقوق العباد کا حکم بھی دیا جس میں سب سے بڑھ کر والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک ہے بالخصوص ماں کہ اس نے حمل پیدائش اور دودھ چھڑانے میں تیس مہینے تکلیف برداشت کی۔ یہاں سے استدلال کیا گیا ہے کہ حمل اور دودھ چھڑانے کی مُدّت تیس ماہ ہے

حمل اور رضاعت کی مُدّت

تو دوسری جگہ دودھ چھڑانے کو دو سال پہ متعیّن فرمایا گویا حمل کی کم از کم مدت چھ ماہ ہو سکتی ہے اس سے کم مدّت کا پھر پورا اور مکمل بچہ نہ ہوگا۔ حمل کی زیادہ سے زیادہ مدّت کی تعیین نہیں کی گئی کئی کئی سال بھی ہو سکتی ہے اور دودھ پلانے کی زیادہ سے زیادہ مدت دو سال امام ابو حنیفہ نے مزید چھ ماہ فرمایا مگر اس وجہ سے کہ اگر دو سال کا بچّہ بھی ماں کے دودھ کے علاوہ کچھ نہ لے سکے اور کمزور وغیرہ ہو تب ورنہ رضاعت سب کے نزدیک دو سال کے اندر ثابت ہے اگر اس عمر کے بعد کسی بچے نے کسی دوسری ماں کا دودھ پی لیا تو رضاعت ثابت نہ ہوگی۔

حتّیٰ کہ وہ بچّہ بلوغت کو پہنچتا ہے (بلوغت کی عمومی عمر اٹھارہ سال شمار کی گئی ہے)، اور عملی زندگی میں قدم رکھتا ہے زندگی کے تجربات اسے سبق سکھاتے ہیں اور پھر چالیس کا ہو جاتا ہے جو عمر کی پختگی کا زمانہ کہ جوشِ جوانی کی

جگہ سمجھ بوجھ سے کام لینے لگتا ہے تو اسے والدین کی عظمت اور اولاد کو پالنے کی مشقت کا احساس شدید ہوتا ہے کہ اے رب کریم مجھے توفیق ارزاں کر کہ تو نے جس قدر نعمتیں عطا کی ہیں ان کا شکر ادا کر سکوں اور جو انعامات میرے بزرگوں اور والدین پر فرمائے ان کا بھی اور مجھے ایسے اعمال کی توفیق عطا فرما کہ جن کے باعث تیری رضا نصیب ہو اور میرے لیے میری اولاد کو نیک اور صالح بنا دے میں آپ کے حضور تمام خطاؤں سے توبہ کرتا ہوں اور میں آپ کا اطاعت گزار اور فرمانبردار ہوں۔ قرآنِ حکیم سب انسانوں کے لیے ہے مگر مفسرین کرام کے مطابق اس

ابوبکر صدیق رضؓ

آیہ مبارکہ کے مصداق اوّل ابوبکر صدیقؓ ہیں کہ اٹھارہ برس کی عمر میں آپ ﷺ کے ہم رکاب تجارتی قافلے میں سفر کیا گرویدہ ہو کر ہمیشہ ساتھ رہے جب آپؐ نے دعوائے نبوت فرمایا تو عمر ۳۸ برس تھی سب سے پہلے ایمان لائے اور آپؓ کے والدین بھی ایمان لائے اور ساری اولاد بھی حتیٰ کہ اولاد کی اولاد بھی آپ کی نسل میں چار پشت صحابیتِ رسول ﷺ ہے۔

یہ ایسے لوگ ہیں جن کی نیکیاں ہم قبول کرتے ہیں اور ان کی خطاؤں سے درگزر فرماتے ہیں یہ لوگ جنت کے باسی ہیں یہ اس وعدے کی سچائی کو پائیں گے جو اللہ کی طرف سے ان کے ساتھ کیا جاتا تھا۔ اور ایسے بدنصیب جو مسلمان والدین کے گھر پیدا ہو کر بھی گمراہ ہو جائیں (اور یہ مصیبت آج کل پھر عام ہے اللہ اس سے پناہ دے) اور والدین کے سمجھانے پر انہیں بھی جھڑک دیں اور کہیں کہ ہمیں ایسی باتوں کو ماننے کے لیے کہتے ہو کہ ہم دوبارہ زندہ ہوں گے۔ صدیاں گزر چکیں بھلا مر کر کوئی زندہ ہوا ہے کبھی۔ اور والدین فریادیں کر رہے ہوں کہ اللہ کے لیے مان لے اور جان لے کہ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور ضرور سچ ثابت ہوگا اور وہ کہے یہ کہنے کی باتیں ہیں اور پہلوں کی اُڑائی کہانیاں اور محض قصے ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ جن پر عذاب کا وعدہ حق ثابت ہوگا پہلی اُمتوں میں بھی خواہ وہ انسانوں میں ہوں یا جنات میں سے یہ سب خسارے میں رہنے والے ہوں گے۔ ہر ہر قوم اور ہر ہر فرد کے لیے اپنا اپنا درجہ ہوگا عذاب و ثواب دونوں میں جس درجے کے اعمال وہ کرے گا ان کے مطابق بدلہ دیا جائے گا اور کسی کے ساتھ زیادتی نہ کی جائے گی۔ اور جس روز کافروں کو جہنم میں لایا جائے گا تو وہ کہیں گے ہم نے نیکیاں بھی تو کی

کافر کی نیکی کا اجر

تھیں جیسے ضرورت مند کی مدد یا ہسپتال اور کنوئیں وغیرہ بنوا دیئے تو ارشاد ہوگا کہ تمہیں تمہاری نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیا گیا تھا کہ تم آخرت کے تو قائل ہی نہ تھے کہ

آخرت کی نیت سے نیکی کرتے تم نے کی بھی دنیا ہی کے لیے تھیں دولت کی غرض یا شہرت یا کسی مصیبت سے بچنے کے لیے سو وہ تمہیں وہاں بدلہ مل چکا اور تم اس سے فائدہ اٹھا چکے اب تمہیں ذلت کے عذاب میں مبتلا رکھا جائے گا کہ تم دنیا میں تکبر کیا کرتے تھے اور اللہ کی زمین پر ناحق اکڑتے تھے اور اللہ کی نافرمانی کیا کرتے تھے لہٰذا نافرمانی کا عذاب اور تکبر کے بدلے ذلت مسلط کی جائے گی۔

رکوع نمبر ۳ — آیات ۲۱ تا ۲۶ — حٰمٓ ۲۶/۳

وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ
وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ
وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي
أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۲۱﴾

اور (قوم) عاد کے بھائی (ہُود) کو یاد کرو کہ جب اُنہوں نے اپنی قوم کو سرزمین احقاف میں ہدایت کی اور اُن سے پہلے اور پیچھے بھی ہدایت کرنے والے گزر چکے تھے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ مجھے تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب کا ڈر لگتا ہے (۲۱)

21. And make mention (O Muhammad) of the brother of 'Aad when he warned his folk among the wind-curved sandhills—and verily warners came and went before and after him—saying: Serve none but Allah. Lo! I fear for you the doom of a tremendous Day.

قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا
فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ
الصَّادِقِينَ ﴿۲۲﴾

کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دو۔ اگر سچے ہو تو جس چیز سے ہمیں ڈراتے ہو اُسے ہم پر لے آؤ (۲۲)

22. They said: Hast come to turn us away from our gods? Then bring upon us that wherewith thou threatenest us, if thou art of the truthful.

قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِندَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُم
مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا
تَجْهَلُونَ ﴿۲۳﴾

اُنہوں نے کہا کہ (اس کا) علم تو خدا ہی کو ہے۔ اور میں تو جو (احکام) دے کر بھیجا گیا ہوں وہ تمہیں پہنچا رہا ہوں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی میں پھنس رہے ہو (۲۳)

23. He said: The knowledge is with Allah only. I convey unto you that wherewith I have been sent, but I see you are a folk that know not.

فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ
قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا
اسْتَعْجَلْتُم بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۲۴﴾

پھر جب اُنہوں نے اس (عذاب) کو دیکھا کہ بادل (کی صورت میں) اُن کے میدانوں کی طرف آ رہا ہے تو کہنے لگے یہ تو بادل ہے جو ہم پر برس کر رہے گا (نہیں) بلکہ (یہ) وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے یعنی آندھی جس میں دردناک عذاب بھرا ہوا ہے (۲۴)

24. Then, when they beheld it as a dense cloud coming toward their valleys, they said: Here is a cloud bringing us rain. Nay, but it is that which ye did seek to hasten, a wind wherein is painful torment,

تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا
يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ كَذَٰلِكَ نَجْزِي
الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿۲۵﴾

ہر چیز کو اپنے پروردگار کے حکم سے تباہ کئے دیتی ہے تو وہ ایسے ہو گئے کہ اُن کے گھروں کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا۔ گنہگار لوگوں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں (۲۵)

25. Destroying all things by commandment of its Lord. And morning found them so that naught could be seen save their dwellings. Thus do We reward the guilty folk.

وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا إِن مَّكَّنَّاكُمْ فِيهِ
وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَأَفْئِدَةً
فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ
وَلَا أَفْئِدَتُهُم مِّن شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ

اور ہم نے اُن کو ایسے مقدور دیئے تھے جو تم لوگوں کو نہیں دیئے اور اُنہیں کان اور آنکھیں اور دل دیئے تھے تو جب وہ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے تو نہ تو اُن کے کان ہی اُن کے کچھ کام آ سکے اور نہ آنکھیں اور نہ دل۔

26. And verily We had empowered them with that wherewith We have not empowered you, and had assigned them ears and eyes and hearts; but their ears and eyes and hearts

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٢٦﴾ ع

اور جس چیز سے استہزاء کیا کرتے تھے اُس نے اُن کو آگھیرا ﴿٢٦﴾

availed them naught since they denied the revelations of Allah; and what they used to mock befell them.

اسرار و معارف

آپ حضرت ہُود علیہ السّلام کا واقعہ یاد کر لیجیے جو قومِ عاد کے فرد تھے اور ان ہی کی طرف مبعوث ہُوئے حالانکہ وہ لوگ ریتلے ٹیلوں کے درمیان رہتے تھے جہاں کسی نعمت کا پہنچنا آسان نہ تھا مگر اللہ نے بذریعہ نبی ہدایت کا پیغام پہنچا دیا اور ان سے پہلے بھی نبی گذر چکے تھے جن کے بارے کفار جانتے تھے اور یہ سلسلہ نبوت ہود علیہ السّلام کے بعد بھی جاری رہا یہ کوئی انوکھی بات نہیں جس کا تصور کفار کے پاس نہ ہو اور سب نے ایک ہی پیغام دیا وہی ہُود علیہ السّلام نے بھی پہنچایا کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی کبھی عبادت نہ کرو اور اللہ کے مقابلے میں کسی دوسرے کی اطاعت سے باز آجاؤ ورنہ اگر تم اسی شرک میں مبتلا رہے تو مجھے تم پر ایک عظیم دن کے عذاب کا خطرہ ہے وہ کہنے لگے کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم سے ہمارے معبودوں کو چھڑا دیں کہ ہر انسان کو قدرت

انعاماتِ باری کو دُوسروں کی طرف منسوب کر کے ان کی اطاعت میں لگا رہتا ہے۔

کی طرف سے رزق روزی صحت عزت وغیرہ سب نعمتیں پہنچتی ہیں مگر اللہ کی معرفت سے محرومی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ انہیں دوسروں کی طرف منسوب کر کے ان کی غلامی کرتا رہتا ہے جبکہ انبیاء علیہم السّلام اللہ کی معرفت عطا فرماتے ہیں۔ چنانچہ انہیں بڑا دُکھ ہوا کہ ان کے زعمِ باطل میں تو بتوں سے انہیں بہت فوائد مِل رہے تھے اور یہی سوچ اہلِ مکہ کی تھی چنانچہ انہوں نے برہم ہو کر کہا کہ اگر آپ اپنی بات میں سچے ہیں تو اس یومِ عظیم یا روزِ قیامت کو رہنے دیں اور ہم پر ابھی سے عذاب لے آئیں یہی دعا اہلِ مکہ نے بھی کی تھی مگر جواب ارشاد ہوا تھا کہ اللہ کریم اس حال میں عذاب نہ اتاریں گے کہ آپ ﷺ بھی موجود ہوں چنانچہ آپ کی نبوت کو دوام ہے تو ہمیشہ کے لیے اجتماعی عذاب دنیا سے ٹل گیا۔ ہاں جب آپ ﷺ نے ہجرت فرمائی تو جزوی عذاب اہلِ مکہ پہ آیا قحط پڑے بدر میں ہلاک ہُوئے اُحد میں شکست کھائی خندق میں بے آبرو ہُوئے اور بالآخر مکہ مکرمہ فتح ہو کر مشرکین کا خاتمہ ہو گیا تو ہُود علیہ السلام نے

فرمایا کہ نزولِ عذاب کا وقت یا قیامِ قیامت کا وقت تو اللہ ہی کو معلوم ہے کہ مجھے نہ تو عذاب نازل کرنا ہے نہ قیامت کا حساب مجھے لینا ہے کہ مجھے وقت کی خبر ہو وہ اللہ کا اپنا کام ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ اسے کب ایسا کرنا ہے ہاں میرا کام اللہ کا حکم اور اس کا پیغام تم تک پہنچانا ہے سو میں کر چکا مگر میں دیکھتا ہوں کہ تم نرے جاہل ہو اور غیر متعلقہ سوال کرتے ہو اور جب نہ مانے تو عذاب آگیا انہیں دُور سے بادل سا دکھائی دیتا تھا جو ان کی وادیوں کی طرف بڑھ رہا تھا۔ بہت خوش ہُوئے کہ یہ عذاب سے ڈراتے تھے حالانکہ صحرا میں ہم پر بادل آرہا ہے جو برسے گا اور خوب آبادی ہو گی لیکن ایسا نہ تھا یہ تو وہ عذاب تھا جس کی ان لوگوں کو جلدی پڑی ہوئی تھی اس میں بہت سخت آندھی تھی اور وہ دردناک عذاب تھا۔ چنانچہ اس نے ہر شئے کو پٹک پٹک کر تباہ کر دیا اور شب بھر میں سب ہلاک ہو گئے انسان مواشی یا کوئی جاندار باقی نہ بچا کہ یہی پروردگار کا حکم تھا چنانچہ ویران مکان لاشوں سے پٹے پڑے تھے۔ ہم مجرموں کو ایسے ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ اور اے مخاطبین قرآن جس طرح کی قوت اور کمالات انہیں عطا ہوتے تھے اس طرح کے تو تم کو ملے بھی نہیں۔ اور یہ حق ہے کہ پہلی اقوام نے بھی سائنس

پہلی اقوام نے بھی سائنس وغیرہ میں بہت ترقی کی تھی

اور علومِ دنیا میں بہت ترقی کی تھی آج کتنے آثار ایسے ملتے ہیں کہ جو کام انہوں نے اس دور میں کر دکھائے انسان آج کی ساری ترقی کے باوجود نہیں کر سکتا۔ ہم نے ان کو بھی سماعت و بصارت دی تھی یعنی کمالاتِ مادی کے حصُول کے ذرائع بخشے تھے اور قلب بھی دیا تھا یعنی روحانی کمالات کی استعداد بھی لیکن انہوں نے ان سب سے عظمتِ الٰہی کو جاننے اور معرفتِ باری کو حاصل کرنے کا کام نہ لیا صرف دنیاوی نعمتیں مال و دولت یا حکومت و اقتدار کے حصول میں لگے رہے تو ان کمالات کا محض ان کے پاس ہونا ان سے عذاب دور نہ کر سکا ان کے کسی کام نہ آیا اس لیے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کی مخالفت کی اور مذاق اڑایا چنانچہ وہ عذاب جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے وہ ان پر واقع ہو گیا اور ان کی تباہی کا باعث بن گیا۔

رکوع نمبر ۴ آیات ۲۷ تا ۳۵ حٰمٓ ۲۶/۴

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾

اور تمہارے اردگرد کی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اور بار بار (اپنی) نشانیاں ظاہر کر دیں تاکہ وہ رُجوع کریں ﴿۲۷﴾

27. And verily We have destroyed townships round about you, and displayed (for them) Our revelations, that haply they might return.

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ
دُونِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۖ بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ ۚ
وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۲۸

تو جن کو اُن لوگوں نے تقرب (خدا) کیلئے خدا کے سوا معبود بنایا
تھا اُنہوں نے اُن کی کیوں مدد نہ کی؟ بلکہ وہ اُن (کے سامنے)
سے گم ہوگئے اور یہ اُنکا جھوٹ تھا اور یہی وہ افترا کیا کرتے تھے ۲۸

28. Then why did those whom they had chosen for gods as a way of approach (unto Allah) not help them? Nay, but they did fail them utterly. And (all) that was their lie, and what they used to invent.

وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ
يَسْتَمِعُونَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوهُ
قَالُوا اَنْصِتُوا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى
قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِينَ ۲۹

اور جب ہم نے جنوں میں سے کئی شخص تمہاری طرف متوجہ کئے
کہ قرآن سنیں۔ تو جب وہ اسکے پاس آئے تو (آپس میں) کہنے لگے کہ
خاموش رہو۔ جب (پڑھنا) تمام ہوا تو اپنی برادری کے لوگوں
میں واپس گئے کہ (اُن کو) نصیحت کریں ۲۹

29. And when We inclined toward thee (Muhammad) certain of the Jinn, who wished to hear the Qur'an and, when they were in its presence, said: Give ear! and, when it was finished, turned back to their people, warning.

قَالُوا يٰقَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْ
بَعْدِ مُوسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
يَهْدِي اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ۳۰

کہنے لگے کہ اے قوم ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد
نازل ہوئی ہے۔ جو (کتابیں) اس سے پہلے (نازل ہوئی) ہیں اُنکی
تصدیق کرتی ہے (اور) سچا (دین) اور سیدھا رستہ بتاتی ہے ۳۰

30. They said: O our people! Lo! we have heard a Scripture which hath been revealed after Moses,[6] confirming that which was before it, guiding unto the truth and a right road.

يٰقَوْمَنَا اَجِيبُوا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوا بِهٖ
يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ
عَذَابٍ اَلِيمٍ ۳۱

اے قوم! خدا کی طرف بلانے والے کی بات کو قبول کرو۔ اور
اُس پر ایمان لاؤ۔ خدا تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں
دکھ دینے والے عذاب سے پناہ میں رکھے گا ۳۱

31. O our people! respond to Allah's summoner and believe in Him. He will forgive you some of your sins and guard you from a painful doom.

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ
فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُونِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۚ
اُولٰٓئِكَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ۳۲

اور جو شخص خدا کی طرف بلانے والے کی بات قبول نہ کرے گا
تو وہ زمین میں (خدا کو) عاجز نہیں کر سکے گا اور نہ اُسکے سوا
اُس کے حمایتی ہونگے۔ یہ لوگ صریح گمراہی میں ہیں ۳۲

32. And whoso respondeth not to Allah's summoner he can nowise escape in the earth and ye (can find) no protecting friends instead of Him. Such are in error manifest.

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ
عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى ۚ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۳۳

کیا اُنہوں نے نہیں سمجھا کہ جس خدا نے آسمانوں اور زمین کو
پیدا کیا اور اُنکے پیدا کرنے سے تھکا نہیں۔ وہ اس (بات) پر
بھی قادر ہے کہ مُردوں کو زندہ کر دے۔ ہاں (ہاں) وہ
ہر چیز پر قادر ہے ۳۳

33. Have they not seen that Allah, Who created the heavens and the earth and was not wearied by their creation, is Able to give life to the dead? Aye, He verily is Able to do all things.

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ۚ
اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۚ قَالُوا بَلٰى وَرَبِّنَا ۚ
قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۳۴

اور جس روز انکار کرنے والے آگ کے سامنے کئے جائیں گے۔ کیا یہ
حق نہیں ہے؟ تو کہیں گے کیوں نہیں ہمارے پروردگار کی قسم (حق ہے)
حکم ہوگا کہ تم جو (دنیا میں) انکار کیا کرتے تھے اب عذاب کے مزے چکھو ۳۴

34. And on the Day when those who disbelieve are exposed to the Fire (they will be asked): Is not this real? They will say: Yea, by our Lord. He will say: Then taste the doom for that ye disbelieved.

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ
وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۚ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا
يُوعَدُونَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۚ
بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُونَ ۳۵ ع

پس (اے محمد) جس طرح اور عالی ہمت پیغمبر صبر کرتے رہے ہیں اسی طرح تم بھی صبر کرو
اور اُنکے لئے (عذاب) جلدی نہ مانگو۔ جس دن یہ اُس چیز کو دیکھیں گے جسکا اُن سے
وعدہ کیا جاتا ہے تو (خیال کرینگے کہ) گویا (دنیا میں) رہے ہی نہ تھے مگر
گھڑی بھر دن۔ (یہ قرآن) پیغام ہے۔ سو (اب) وہی ہلاک ہونگے جو نافرمان تھے ۳۵

35. Then have patience (O Muhammad) even as the stout of heart among the messengers (of old) had patience, and seek not to hasten on the doom for them. On the Day when they see that which they are promised (it will seem to them) as though they had tarried but an hour of daylight. A clear message. Shall any be destroyed save evil-living folk?

—o—

اسرار و معارف

اور یہ تو انسان ہیں آپ کی جنس سے ہیں پھر انسانی شعور اور اوصاف کمال ظاہر کے لیے بھی اور کمالِ باطن کے لیے بھی رکھتے ہیں جبکہ آپ کی عطا کا حال یہ ہے کہ ہم نے جنوں کے ایک گروہ کو آپ تک پہنچنے کے اسباب پیدا فرما دیئے کہ جب آپؐ تلاوت فرما رہے تھے تو انہوں نے قرآن سنا اور ایک دوسرے سے کہا خاموش ہو جاؤ سنو کیا ارشاد ہو رہا ہے اور جب آپؐ نے تمام کیا تو ایمان لے آئے بلکہ مبلّغ بن کر اپنی قوم کے پاس لوٹے تو

جنّات رُوحانی کمالات حاصل نہیں کرسکتے

ان کو تو بدرجہ اتم قبول کرنا چاہیے کہ جنّات میں چونکہ نبوّت نہیں اس لیے وہ مان کر عمل تو کرسکتے ہیں کیفیاتِ باطنی اور روحانی کمالات حاصل کرنے کی استعداد نہیں رکھتے جبکہ انسان ایمان لاکر اور اتباع کرکے برکاتِ نبوی سے بے شمار روحانی کمالات و درجات حاصل کرسکتا ہے۔

جنّات کا واقعہ

اکثر روایات میں ہے کہ آپ ﷺ سوق عکاظ کو تشریف لے جا رہے تھے شہر سے باہر بطنِ وادی میں فجر ادا کرنے کو کھڑے ہُوئے تو جنّات آ پہنچے کہ بعثت سے قبل جنّات آسمانِ دنیا پر چلے جاتے اور فرشتوں کی باتیں سُن آتے تھے مگر آپؐ کی بعثت پہ ان کا جانا بند ہو گیا اور شہاب پڑتے تھے تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ زمین پر پھیل کر دریافت کیا جائے کہ کونسا ایسا نیا واقعہ پیش آیا ہے جس کے باعث ہمیں آسمان سے روک دیا گیا ہے اس جستجو میں ایک جماعت آپ ﷺ کے پاس پہنچی قرآن سُنا ایمان لائے درحقیقت جنّات کی حاضری کے متعدد واقعات ہوئے جن میں سے ایک یہ بھی تھا پھر وہ اپنی قوم یعنی جنّات کے پاس واپس گئے اور انہیں بتایا کہ اے قوم ہم نے ایک ایسا کلام سُنا ہے وہ ایسی کتاب ہے کہ جو موسٰی علیہ السّلام کے بعد اسی طرح نازل ہوئی اور اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے توحید و رسالت اور آخرت وغیرہا عقائد میں ان کی تائید کرتی ہے اور حق کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور بالکل سیدھے راستے کی طرف لے جاتی ہے۔ اے قوم اسے قبول کرلو ایمان لے آؤ اللہ کے رسولؐ پر جو اللہ کی طرف دعوت دے رہا ہے اس طرح تمہاری خطائیں معاف ہو جائیں گی اور تم عذاب سے بچ جاؤ گے قرآنِ حکیم میں کہیں بھی جنات کے لیے جنّت کی

جنّات کے لیے جنّت کی بشارت نہیں ملتی

بشارت نہیں ملتی کہ ان میں معرفت الٰہی کو حاصل کرنے کا انسانی درجہ کا کمال نہیں اور نہ ہی ان کی ارواح انسانی ارواح کی طرح ہیں لہذا عذاب تو ہو گا یا پھر نجات ہو جائے گی اور نجات پا کر فنا ہو جائیں گے یا عذاب پورا ہونے کے بعد سوائے ان کے جنہیں اللہ ہمیشہ دوزخ میں رکھنا چاہے۔ علماء کے ایک طبقہ کے مطابق جنّات جنّت میں جائیں گے مگر اس پر دلائل قوی نہیں ہیں (واللہ اعلم بالثواب) اور جس نے رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی وہ زمین کی وسعتوں میں بھاگ کر بھی اللہ کے عذاب سے نہ بچ سکے گا اور نہ ہی اللہ کے علاوہ کوئی اس کا مددگار ہو گا ایسے کرنے والے یقیناً ایک واضح گمراہی میں پڑ گئے۔ بھلا افراد کی گرفت کیا معنی رکھتی ہے کیا یہ دیکھتے نہیں کہ اللہ کریم نے کتنی بڑی کائنات تخلیق فرمائی آسمانوں کو سجایا اور زمین کو پیدا فرمایا ایک وسیع نظام پیدا فرمایا جس کی حدود انسان کی عقل سے بالاتر ہیں۔ اس سارے کام میں اس ذات کریم کو کوئی مشکل پیش نہیں آئی نہ تھکاوٹ ہوئی وہ یقیناً مُردوں کو بھی زندہ کرنے پہ قادر ہے اور وہ ہر شئے پہ قادر ہے بلکہ ایک روز کفار کو آگ اور جہنم کے روبرو پیش کر کے پوچھا جائے گا کہ اب بات کرو کیا یہ واقعی ہے یا نہیں تو کہیں گے ہاں واقعی ہمارے رب کی قسم یعنی ہمارے رب کی ربوبیت اس پہ شاہد ہے کہ اعمال پر ان کا پھل آنا چاہیے تو ارشاد ہو گا اب اس میں عذاب بھگتو کہ جب ماننے کا وقت تھا اس وقت تم نے انکار کر دیا تھا۔

آپ صبر کیجیے اور راہِ حق میں یہ سب مشکلات برداشت کیجیے جس طرح آپ ﷺ سے پہلے اولوالعزم اور صاحبِ ہمت رسولوں نے برداشت کیں اور ان کے بارے جلدی نہ کیجیے اگر انہیں چندے مہلت نصیب ہے تو کیا ہوا کہ جس روز یہ عذاب کو سامنے دیکھیں گے تو انہیں یوں لگے گا جیسے دنیا کا عرصہ تو محض چند لمحے تھا اور فوراً ہی عذاب نے آلیا آپ ﷺ کا منصب اللہ کا پیغام پہنچانا ہے آپ ﷺ نے پہنچا دیا جو لوگ نافرمانی کریں گے وہی ہلاک بھی ہوں گے۔

بحمد اللہ سورۃ احقاف تمام ہوئی۔